بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانزادی نے یہ ناول (تیر جا تجھے معاف کیا) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (جا تجھے معاف کیا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

زرتشہ گھبرا کر تھوڑا پیچھے ہٹی۔

وہ بنا دیکھے پیچھے چلتی گئی۔۔ پیچھے کھڑا بکس رینک نیچے جا گرا۔

ساری بکس بکھر گئیں۔

چھٹی کا وقت تھا۔ ساری لائیبریری خالی تھی۔

لائیبریری انچارج بھی جا چکا تھا۔ سیکنڈ شفٹ شروع ہونے میں ابھی بہت ٹائم تھا۔

ورنہ اگر لائیبریری انچارج دیکھ لیتا تو زرتشہ کی خیر نہی تھی۔

زرتشہ گھبراتے ہوئے کتابیں اٹھا کر واپس رینک میں رکھنے لگی۔

سمیر مسکراتے ہوئے زرتشہ کی حرکتیں نوٹ کرنے لگا۔

وہ آگے بڑھا اور زرتشہ کے ساتھ کتابیں اٹھا کر رینک میں سیٹ کرنے لگا۔

زرتشہ تیزی تیزی میں ساری کتابیں رکھتے ہوئے آگے بڑھی۔

تب ہی اچانک سمیر زرتشہ کے سامنے آگیا تیزی سے!

زرتشہ کا پاوں بکس رینک سے اٹکا اور وہ گرتے گرتے بچی!

سمیر نے اسے گرنے سے بچا لیا اس کا ہاتھ تھام کر۔

ورنہ زرتشہ کو چوٹ لگ جاتی۔

زرتشہ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ گرنے سے بچ گئی۔

مگر جیسے ہی اس کی نظر سمیر کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ پڑی اس کو چار سو چالیس والٹ کا کرنٹ لگا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی؟

زرتشہ اپنا ہاتھ سمیر کے ہاتھ سے آزاد کروانے کے بعد غصے سے بولی۔

سمیر کو حیرت ہوئی زرتشہ کے سوال پر۔

شکریہ ادا کرنے کی بجائے وہ الٹا اسی پر چلا رہی تھی۔

"زرتشہ اگر میں تمہارا ہاتھ نا تھامتا تو تم گر جاتی!

اپنا غصہ کنڑول کرتے ہوئے سمیر مدھم لہجے میں زرتشہ کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

زرتشہ کے دل کی دھڑکن میں ہلچل سی مچ گئی۔

وہ پیچھے دیوار سے جا لگی!

سمیر کی جزبات لٹاتی آنکھیں، مدھم سا لہجہ۔۔زرتشہ کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا۔

سمیر نے قدم زرتشہ کی طرف بڑھائے۔

پیچھے دیوار تھی اور زرتشہ کے لیے فرار کا کوئی راستہ نہی تھا۔

زرتشہ کا چہرہ پسینے سے بھرنے لگا۔

سمیر کا یہ بدلہ ہوا رویہ اور بدلہ ہوا حلیہ، وہ پہلے والا سمیر تو لگ ہی نہی رہا تھا زرتشہ کو۔

یہ تو کوئی اور ہی چہرہ لگ رہا تھا زرتشہ کو۔۔سمیر کی اتنی قربت۔۔زرتشہ کو اپنا دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"سمیر نے ہاتھ بڑھا کر زرتشہ کے ماتھے پر آئے پسینے کو ہاتھ سے صاف کیا اور مسکرا کر عمارہ کی طرف دیکھا۔

New Era Magazine

ڈر گئی مس زرتشہ خان!

"بس اتنی سی قربت نہی برداشت کر سکی میری۔۔۔ابھی تو ساری زندگی ساتھ گزارنی ہے ہمیں!

سب کے سامنے تو بڑی بہادر بنتی ہو اور اب دیکھو کیسے بھیگی بلی بنی کھڑی ہو۔

ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں انسان نہی شیر ہوں!

زرتشہ نے غصے سے سمیر کو گھورا۔

"شیر نہی۔۔۔گدھے ہو تم!

زرتشہ غصے سے چلائی۔

ششش۔۔۔سمیر نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے زرتشہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

یہ لائبریری ہے۔یہاں اونچی آواز میں بولنا منع ہے۔

سمیر مسکراتے ہوئے بولا۔

زرتشہ نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی مگر سمیر سے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ کر راستہ روک دیا۔

زرتشہ نے دوسری طرف سے نکلنا چاہا تو سمیر نے دوسری طرف بھی ہاتھ رکھ کر زرتشہ کا راستہ بند کر دیا۔

"عشق نے کیا سے کیا کر دیا۔

گل سے گلاب کو جدا کر دیا۔

"کیا تھے ہم اور کیا رہ گئے۔

تیرِی موہنی صورت نے نواب کر دیا۔

"جان یہ تجھ پر وار دوں!

تیری بکھری زلفیں سنوار دوں!

"جو تیری اجازت ہو!

زندگی تیرے پہلو میں گزار دوں!

"بدل ڈالا خود کو اِک تیری خاطر!

کوئی حکم دو نیا خود کو نثار کر دوں!

تیری بے رخی نا سہہ سکے۔

دل سینے سے نکال پھینک دوں!

"جو تیری اجازت ہو!

زرتشہ بنا پلک جھپکائے سمیر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

زرتشہ کو سمیر حواس سے بیگانہ لگ رہا تھا۔

کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا کیا کرے۔

یہاں سے فرار کی کوئی راہ نظر نہی آ رہی تھی زرتشہ کو۔

سمیر بنا رکے بولتا چلا گیا۔

New Era Magazine

سمیر کی اتنی قربت زرتشہ کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

لو بدل ڈالا خود کو!

کٹوا دی مونچھیں!

کٹوا دیئے اپنے بال۔۔۔!

"اب کیا فیصلہ کیا تم نے میرے بارے میں؟

زرتشہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا!

جس سوال سے گھبراتی وہ سمیر سے دور بھاگ رہی تھی سمیر نے وہی سوال کر ڈالا۔

"اب تو مرد لگ رہا ہوں ناں میں؟

یا پھر اپنے مرد ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا مجھے؟

سمیر کے سر پر اس وقت جنون سوار تھا۔

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا!

زرتشہ نے سوچا بھی نہی تھا اپنی بے عزتی کا بدلہ وہ اس طرح سے لے سکتا ہے۔

آخر تھی تو ایک لڑکی ہی ناں!

ایک کمزور سی لڑکی۔۔۔۔جو اس وقت ایک شکاری کے جال میں پھنس چکی تھی۔

زرتشہ کے ہاتھ پیر پسینے سے بھیگنے لگے۔۔۔ سمیر نے یہ سب کچھ ضد میں آکر کیا ہے۔زرتشہ کو یہ بات سمجھ آچکی تھی۔

آخر کار زرتشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے ہمت کر ہی لی۔

New Era Magazine

زرتشہ نے دونوں ہاتھ سمیر کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور دھکیلنا چاہا۔

مگر سمیر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے مزید قریب کر لیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

چھوڑو مجھے سمیر!

"یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھامے میں نے زرتشہ خان!

اب زندگی بھر کا ساتھ نبھانا ہے ہمیں۔۔ سمیر ہوش وحواس سے بیگانہ لگ رہا تھا زرتشہ کو!

یہ کیا گھٹیا باتیں کر رہے ہو تم سمیر چھوڑو مجھے۔

زرتشہ نے اپنے ہاتھ آزاد کروانے چاہے مگر سمیر کی گرفت مظبوط تھی۔

وہ ایک کمزور سی چڑیا شکاری کے جال میں پھنس چکی تھی۔

زرتشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔

زرتشہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر سمیر کی گرفت ڈھیلی پڑھی۔

زرتشہ تم کیوں رو رہی ہو؟

پلیز یہ رونا بند کر دو!

سمیر کی بات پر زرتشہ کے رونے میں مزید روانی آ گئی۔

سمیر نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور زرتشہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرنے کے لیے

ہاتھ بڑھایا۔

زرتشہ نے سمیر کا ہاتھ جھٹک دیا۔

New Era Magazine

ایک زوردار تھپڑ سمیر کے گال پر جڑ دیا۔

سمیر صدمے کی سی حالت میں گال پر ہاتھ رکھے زرتشہ کو دیکھنے لگا۔

دور رہو مجھ سے!

مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش مت کرنا اب دوبارہ!

خود کو مرد کہتے ہو!

"یہ ہے تمہاری مردانگی؟

ایک اکیلی لڑکی کو حوس کا شکار بنا کر ثابت کرنا چاہتے ہو تم اپنی مردانگی!

"تم انسان نہی درندے ہو۔

"مرد کہلانے کے لائق نہی ہو تم!

زرتشہ کے الزامات پر سمیر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

سمیر نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی۔۔۔زرتشہ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو!

میں تو بس تمہیں تنگ کر رہا تھا!

سمیر نے پھر سے قدم زرتشہ کی طرف بڑھائے۔

زرتشہ کے مارے تھپڑ کا اتنا درد نہی ہوا سمیر کو جتنا زرتشہ کا الزام سن کر ہو رہا تھا۔

دور رہو مجھ سے سمیر!

زرتشہ چلائی۔۔۔

New Era Magazine

اب ایک اور قدم مت بڑھانا میری طرف!

"اگر تم نے میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی تو میں اس کھڑکی سے باہر کود جاوں گی۔

زرتشہ نے پاس ہی کھلی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

سمیر وہی رک گیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں نہی آتا تمہارے پاس!

مگر میرا یقین کرو زرتشہ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہی ہے۔

تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔

پلیز ایک بار میری بات سن لو!

نہی سنوں گی میں تمہاری کوئی بھی بات!

زرتشہ تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی۔

سمیر بے یقینی سے زرتشہ کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

وہ تیزی سے زرتشہ کے پیچھے دوڑا۔

زرتشہ تیز تیز بھاگتی یونیورسٹی کا گیٹ پار کر چکی تھی۔

سمیر دور کھڑا زرتشہ کو گیٹ سے باہر جاتے دیکھ رہا تھا۔

سمیر نے غصے سے دیوار پر زوردار مکا مارا۔

دیوار کو تو کوئی فرق نہی پڑا۔ مگر اس کے ہاتھ پر درد سا محسوس ہوا سمیر کو۔

New Era Magazine

مگر اس وقت وہ یہ درد محسوس نہی کر رہا تھا۔اس کو تو زرتشہ کی بے اعتباری کا درد بے سکون کیے ہوئے تھا۔

وہ غصے سے پارکنگ کی طرف بڑھا۔

اپنی جیب سٹارٹ کرتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ تیز تیز چلتی ہاسٹل پہنچی۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر جلدی سے دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر آبیٹھی۔

بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے چہرہ ہاتھوں پر گرائے آنسو بہانے لگی۔

زرتشہ بہت ڈر چکی تھی سمیر کی حرکتوں پر۔

وہ لائٹ بند کیے اندھیرے کمرے میں آنسو بہاتی رہی۔

کمرے کا دروازہ بج رہا تھا۔

نیلم اور نازیہ زرتشہ کو آوازیں دے رہی تھیں۔

مگر زرتشہ ان کی آواز سن کر بھی انجان بنی آنسو بہاتی رہیں۔

جب کافی دیر تک زرتشہ کینٹین نہی آئی تو وہ دونوں لائبریری چلی گئیں زرتشہ کو ڈھونڈنے۔

مگر زرتشہ وہاں نہی تھی۔

زرتشہ کو فون بھی کرتی رہیں مگر نمبر بند تھا اس کا۔

دونوں واپس ہاسٹل آگئیں۔

وہ دونوں بہت پریشان ہو چکی تھیں۔

New Era Magazine

زرتشہ کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر ان کی جان میں جان آئی۔

زرتشہ کمرے میں تھی۔

وہ دروازہ ناک کر رہی تھیں۔ مگر زرتشہ کوئی جواب نہی دے رہی تھی۔

زرتشہ۔۔!

دروازہ کھولو یار!

کیا ہوا ہے تمہیں زرتشہ؟

وہ دونوں آوازیں دے رہی تھیں مگر زرتشہ کوئی جواب نہی دے رہی تھی۔

پیچھے ہٹو تم دونوں!

سمیر کی آواز پر وہ دونوں چونک کر پلٹیں۔

سمیر تم یہاں؟

نازیہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں حیران پریشان سی سمیر کو دیکھنے لگیں۔

"یہ ہاسٹل کا تمہاری جاگیر ہے جو میں یہاں نہی آ سکتا!

سمیر بدمزہ ہوتے ہوئے بولا۔

اس کے کاموں میں کوئی دخل اندازی کرے اسے بلکل پسند نہی تھا۔

وہ پہلے ہی غصے میں تھا!

نازیہ کے سوال کرنے پر اس کا غصہ مزید بڑھ گیا۔

New Era Magazine

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا سمیر!

تم جیسے لوگ کبھی نہی بدل سکتے۔۔۔

یہ گرلز ہاسٹل ہے تم یہاں نہی آ سکتے۔

کس کی اجازت سے اندر آئے ہو تم؟

نیلم بھی بول پڑی۔

سمیر غصے سے اس کی طرف پلٹا!

بہت بولنے لگی ہو تم!

پر نکل آئے ہیں چڑیا کے 'مگر یہ مت بھولو میں پر کاٹ بھی سکتا ہوں۔

سمیر نیلم کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔

کیا کر لو تم؟

نازیہ نیلم اور سمیر کے درمیان آتے ہوئے بولی۔

سمیر غصے سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پلٹا۔

پھر اچانک واپس مڑا۔

نازیہ کے ہاتھ سے اس کا فون کھینچ کر تیسری منزل سے نیچے پھینک دیا۔

نازیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

نازیہ جلدی سے آگے بڑھی۔۔نیچے سڑک پر اس کا فون بکھرا پڑا تھا۔

وہ غصے سے سمیر کی طرف پلٹی۔

New Era Magazine

یہ کیا کر دیا تم نے میرا اتنا مہنگا فون توڑ دیا؟

سمیر لاپرواہی سے کھڑا کمرے کا لاک گھما رہا تھا۔

تم سے بات کر رہی ہے وہ سمیر!

نیلم غصے سے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

سمیر غصے سے نازیہ کی طرف پلٹا۔

اپنا وائلٹ نکالا اور پانچ ہزار والے دس نوٹ بنا گنتی کیے نازیہ کے ہاتھ میں تھما دیئے۔

خود پھر سے دروازے کی طرف پلٹ گیا۔

مجھے نہی چاہیے تمہارے یہ پیسے!

واپس رکھو یہ۔۔نازیہ نے پیسے سمیر کی طرف بڑھائے۔

"جیسے تمہاری مرضی!

سمیر نے وہ پیسے لے کر واپس وائلٹ میں رکھ دیئے۔

نیلم اور نازیہ حیران رہ گئیں اس کی ڈھٹائی پر۔

سمیر دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اچانک سے ان دونوں کی طرف پلٹا۔

"اب اگر تم دونوں میں سے کسی کی آواز میرے کانوں میں پڑی۔۔۔تو ایک سیکنڈ نہی لگاوں گا

میں تم دونوں کو یہاں سے نیچے پھینکنے میں۔

فون کا حال تو دیکھ ہی لیا تم دونوں نے!

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے سمیر پھر سے دروازے کی طرف پلٹ کر لاک گھمانے لگا۔

نازیہ غصے سے نیچے کی طرف بڑھ گئی اپنا ٹوٹا ہوا فون اٹھانے۔

نیلم چپ چاپ کھڑی سمیر کا کارنامہ دیکھنے لگی۔

اس کے ہاتھ میں ایک چابی بھی تھی۔

آخر کار وہ لاک کھولنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

نازیہ بھی اپنا ٹوٹا ہوا فون لے کر واپس آچکی تھی۔

سمیر نے جیسے ہی زرتشہ کے کمرے کا دروازہ کھولا زرتشہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

سمیر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے لائٹ جلائی۔

زرتشہ پھٹی پھٹی سی نگاہوں سے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔

تم یہاں کیوں آئے ہو اور تم نے دروازہ کیسے کھولا؟

زرتشہ حیران ہو چکی تھی۔

نیلم اور نازیہ کمرے میں داخل ہونے ہی لگیں تھیں کہ سمیر ان دونوں کی طرف پلٹا۔

ہاتھ کے اشارے سے ان دونوں کو باہر جانے کا اشارہ دیا۔

وہ دونوں پیر پٹختی ہوئیں دروازے سے باہر جا رکیں۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

تم میرے کمرے تک بھی پہنچ گئے۔اور میرے کمرے کا لاک بھی توڑ ڈالا۔

یہ سب کیا ہے؟

New Era Magazine

اب اور کیا چاہتے ہو مجھ سے ؟

یہاں بھی آ گئے تم مجھے بد نام کرنے۔

"خدا کا واسطہ ہے سمیر!

زرتشہ نے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

"میرا پیچھا چھوڑ دو۔

اپنی غلطیوں کے لیے میں ہاتھ جوڑ کر تم سے معافی مانگتی ہوں میں!

"میں ہار مانتی ہوں۔

پلیز تم جاو یہاں سے!

میرا مزید تماشہ نا بناو،،،

زرتشہ آنسو بہاتے ہوئے بول رہی تھی۔

اپنی عزت کی خاطر وہ اپنی انا کو قربان کر رہی تھی۔

اپنی عزت اسے اپنی انا سے بڑھ کر عزیز تھی۔

وہ نہی چاہتی تھی کہ اس کی عزت پر کوئی آنچ آئے۔

اگر اس کے بھائیوں تک ان باتوں کی خبر پہنچ گئی تو بھابیاں تو زرتشہ کو ہی برا بھلا کہیں گی۔

وہ تو پہلے ہی زرتشہ کے پڑھنے اور ہاسٹل میں رہنے کے خلاف تھیں۔

جب ان کی چالاکیاں وہاں نہی چلی تو انہوں نے اپنے بھائی کا باسط کا ایڈ مشن بھی اسی یونیورسٹی میں کروا دیا۔

New Era Magazine

تا کہ وہ زرتشہ پر نظر رکھ سکے۔

"تم یہ رونا بند کرو پلیز!

مجھ سے یہ رونا دھونا، آنسو بہانا نہی دیکھا جاتا۔

سمیر آگے بڑھ کر زرتشہ کے اس کے سامنے جڑے ہاتھ ایک ہاتھ سے نیچے کرتے ہوئے بولا۔

"زرتشہ ایک بات میری کان کھول کر سن لو آج تم!

جیسا تم مجھے سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہی تھا۔

"میں ہوس کا شکاری نہی ہوں!

میں آوارہ ہوں، غنڈہ ہوں!

بد تمیز بھی ہوں میں۔۔۔ مگر!

"مگر میں بد چلن نہی ہوں زرتشہ!

تم اپنے دل میں میرے لیے ایسا کوئی گمان پیدا مت کرنا۔

ورنہ۔۔!

"ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گا،،

سمیر زرتشہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دباتے ہوئے بولا۔

سمیر کی گرفت بہت سخت تھی۔ زرتشہ نے سمیر کے ہاتھ ہٹانا چاہے۔ مگر نہی ہٹا پائی۔

"نفرت کرتا ہوں میں تم سے!

New Era Magazine

بہت نفرت۔۔۔ سمیر اس کے کندھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بیڈ پر بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔

سمیر کے جاتے ہی نیلم اور نازیہ زرتشہ کے پاس آ بیٹھیں اور اسے چپ کروانے لگیں۔

زرتشہ اب بس بھی کرو یہ رونا، بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے۔

سمیر یہاں کیوں آیا تھا؟

ہم تو سمجھی تھی یہ سدھر چکا ہے۔ مگر یہ تو بلکل ویسا ہی ہے۔

بس دکھاوے کے لیے حلیہ بدلہ ہے اس نے اپنا۔

کرتوت ابھی بھی وہی ہیں اس کے۔

غنڈہ کہی کا!

نیلم اور نازیہ دونوں اپنے دل کا غبار نکال رہی تھیں۔

نازیہ کو تو ویسے بھی اپنے فون ٹوٹنے کا غم ستائے جا رہا تھا۔

زرتشہ نے لائبریری میں ہوئے واقعہ دونوں کو سنا دیا۔اور اٹھ کر اپنی الماری کی طرف بڑھ گئی۔

سوٹ کیس اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور اپنے کپڑے پیک کرنے لگی۔

زرتشہ یہ کیا کر رہی ہو تم؟

نیلم تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

"میں اب یہاں ایک اور منٹ بھی نہی رہ سکتی!

New Era Magazine

"جو کمرے تک پہنچ سکتا ہے، وہ کچھ بھی کر سکتا ہے!

"اس سے پہلے کہ میری عزت پر کوئی آنچ آئے۔ میں اس سارے معاملے کو یہی ختم کر دینا چاہتی ہو۔

بس یہی ایک حل ہے اس مسئلے کا!

یہ مسئلے کا حل نہی ہے زرتشہ!

اس طرح تو وہ سمجھے گا کہ تم اس سے ڈر کر بھاگ گئی ہو۔

اس کی دہشت مزید بڑھے گی، یہ تو کوئی حل نا ہوا ناں۔

نازیہ غصے سے زرتشہ کی طرف بڑھی۔

"فی الحال میرے پاس یہی حل ہے!

بعد میں کیا کرنا ہے بعد میں سوچوں گی۔ ابھی مجھے گھر جانا ہے۔

میں واپس نہی آنا چاہتی۔۔ تم سب سے رابطے میں رہوں گی۔

جب دل چاہے تم تینوں مجھ سے ملنے آسکتی ہو۔

"نازیہ کیا تم مجھے بس اسٹینڈ تک چھوڑ دو گی؟

یا پھر میں ٹیکسی منگوالوں؟

کیسی باتیں کر رہی ہو زرتشہ؟

تم پاگل ہو گئی ہو!

کچھ سوچوں کیا کرنے جا رہی ہو تم۔

New Era Magazine

تمہاری بھابیاں تو پہلے ہی یہی چاہتی ہیں کہ تم پڑھائی چھوڑ کر واپس آجاو۔

ان کے بچے سنبھالنے !

"اس غلامی میں کم از کم عزت تو محفوظ رہے گی"

زرتشہ اپنا بیگ اٹھا کر کندھے سے لٹکایا اور سوٹ کیس گھسیٹتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

نیلم اور نازیہ تیزی سے اس کے پیچھے دوڑی۔

زرتشہ رک جاو پلیز ایسا مت کرو۔

وہ دونوں آوازیں دیتی رہ گئیں۔

مگر زرتشہ نے ان کی ایک نہی سنی۔وہ آنسو بہاتے ہوئے آگے بڑھتی چلی گئی۔

اچھا ٹھیک ہے رکو تو سہی میں گاڑی لے کر آتی ہوں۔

نازیہ زبردستی اس کا ہاتھ تھامے راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔

زرتشہ رک گئی۔

نازیہ گاڑی لے آئی اور تینوں گاڑی میں بیٹھ کر بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہو گئیں۔

زرتشہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔

اس نے کبھی سوچا نہی تھا کہ ایک ایسے بے حس انسان سے پالا پڑے گا اس کا۔

پڑھائی چھوڑ کر یوں جانا پڑے گا اس کو۔

کتنی مشکلوں سے اجازت ملی تھی اسے پڑھنے کی۔

بھابھیوں کی ہزاروں منتیں کرنی پڑیں۔

اگر آج ماں، باپ زندہ ہوتے تو بھابیوں کی غلامی نہ کرنی پڑتی مجھے۔

زرتشہ کو اپنے بابا یاد آنے لگے۔

بچپن سے اپنے بابا کی لاڈلی رہی تھی وہ۔ بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے بابا اس سے۔

دو سال پہلے ان کی اچانک موت نے زرتشہ کو توڑ کر رکھ دیا۔

ماں کا سایہ تو بچپن میں ہی زرتشہ کے سر سے اٹھ گیا۔

اس وقت وہ چار سال کی تھی جب اس کی اماں سو کر اٹھی ہی نہیں۔

ان کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔

اس کے بعد بھائیوں اور بابا نے ہی مل کر پالا اس کو۔

شادیوں کے بعد بس اپنی بیویوں کے ہی ہو کر رہ گئے۔

جب تک بابا زندہ رہے زرتشہ کی زندگی اچھی گزرتی رہی۔

مگر جیسے ہی اس کے بابا اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ چند ماہ بعد ہی بھابیوں کی سچائی سامنے آنے لگی۔

اپنا اصلی روپ دکھانے لگی وہ دونوں بہنیں۔

زرتشہ کو بات بات پر مفت خوری کا تانا دیا جاتا۔

ان کی غلامی کرتی وہ الگ، مگر زرتشہ نے کبھی ان کو پلٹ کر جواب نہی دیا۔

وہ دونوں لاکھ نفرت کر لیں زرتشہ سے مگر زرتشہ نے ہمیشہ ان دونوں کو اپنی بڑی بھابیوں سے بڑھ کر اپنی ماں کا درجہ دیا۔

New Era Magazine

وہ بڑے لوگ کہتے تھے ناں "بڑی بھابی ماں جیسی ہوتی ہے"

بس زرتشہ اسی بات کو مانتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

سب کچھ اچھا چل رہا تھا، پھر زرتشہ کے سر پر پڑھائی کا جنون سوار ہو گیا۔

نیلم نے یہاں ایڈمشن لیا تو اس نے زرتشہ کو بھی اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی۔

پھر زرتشہ نے بھی بھابیوں کی منتیں شروع کر دیں۔

آخر کار وہ دونوں مان ہی گئیں۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے باسط کے ساتھ جانے کی شرط بھی رکھ دی۔

زرتشہ کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا۔

وہ باسط کو بھی اپنا بڑا بھائی ہی سمجھتی تھی۔ مگر اس بات سے انجان تھی وہ کہ باسط اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

نازیہ نے بس اسٹینڈ کے قریب گاڑی روک دی۔

زرتشہ پلیز ایک بار اچھی طرح سوچ لو، یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی۔

نیلم نے ایک آخری کوشش کی اس کو سمجھانے کی مگر زرتشہ اس کی بات سنے بغیر ہی گاڑی سے باہر نکل کر ٹکٹ کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر زرتشہ کے پیروں تلے جیسے زمین سرک گئی۔

زرتشہ پہلے گھبرا گئی۔ پھر ڈھٹائی سے ٹکٹ کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔

سمیر کاونٹر کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے غصیلی نگاہوں سے لب بھینچے کھڑا زرتشہ کو گھور رہا تھا۔

زرتشہ جیسے ہی ٹکٹ اٹھانے لگی سمیر نے آگے بڑھ کر ٹکٹ پر ہاتھ رکھ کر سر نفی میں ہلا دیا۔

زرتشہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

زرتشہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کے لیے جدوجہد کرنے لگی۔ مگر سمیر نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔

جب نیلم اور نازیہ کی نظر سامنے سے آتے سمیر اور زرتشہ پر پڑی تو دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیں۔

لیں جی ہو گیا کام!

دونوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

نازیہ نے اپنا سم کارڈ نکال کر نیلم کے فون میں ڈالا اور سارا غصہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے سمیر کو زرتشہ کے جانے کی خبر میسیج کر دی۔

اور حسبِ توقع سمیر ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔

ان دونوں کے پاس بس ایک یہی طریقہ تھا زرتشہ کو روکنے کا۔

نیلم نے یہ میسیج لکھا سمیر کو کہ زرتشہ تمہاری وجہ سے یونیورسٹی چھوڑ کر جا رہی ہے۔

پلیز سمیر اس کو روک لو کسی طرح۔۔۔ میں بس اسٹینڈ کر ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں۔

پلیز جلدی یہاں پہنچ جاو، اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

سمیر کے میسیج کا کوئی جواب نہیں آیا۔

جیسے ہی سمیر نے میسیج پڑھا وہ سر تھام کر رہ گیا۔وہ تیزی سے جیپ سٹارٹ کرتے ہوئے ہاسٹل سے باہر نکل پڑا بس اسٹینڈ کے لیے۔

میسیج کا جواب دینے کے لیے وقت نہی تھا اس کے پاس۔

چلیں پھر ہم دونوں ہاسٹل؟

نازیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں ہاں ضرور!

نیلم بھی مسکراتے ہوئے بولی۔

نازیہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور واپس ہاسٹل کی طرف موڑ دی۔

"سمیر یہ کیا بد تمیزی ہے؟

،ہاتھ چھوڑو میرا!

زرتشہ کا ہاتھ ابھی تک سمیر کی گرفت میں تھا۔

بیٹھو جیپ میں۔۔۔وہ زرتشہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔

میں کیوں بیٹھوں تمہاری جیپ میں؟

مجھے جانے دو مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے۔

زرتشہ اپنا ہاتھ دباتے ہوئے بولی جو سمیر کے مظبوطی سے تھامنے پر اب درد ہو رہا تھا۔

"زرتشہ تنگ مت کرو مجھے!

چپ چاپ جیپ میں بیٹھ جاو،اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

سمیر زرتشہ کے تھوڑا قریب ہوتے ہوئے بولا۔

زرتشہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے۔

سمیر کو اپنی غلطی پر پچھتاوا ہوا۔

اچھا ٹھیک ہے یار میں نہی آتا تمہارے پاس!

میں دور ہو جاتا ہوں۔۔۔تم رونا تو بند کر دو یار۔

ایک تو تم لڑکیوں کو رونے کے سوا اور کوئی کام نہی آتا۔

جب دیکھو چھوٹی چھوٹی باتوں پر آنسو بہانے لگتی ہو۔

تم بیٹھو جیپ میں۔

تمہیں ہاسٹل ڈراپ کر دوں۔

نہی۔۔مجھے ہاسٹل واپس نہی جانا، مجھے اپنے گھر جانا ہے۔

نازیہ اور نیلم میرا انتظار کر رہی ہیں مجھے جانے دو۔

زرتشہ نے جیپ کی دوسری سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر سمیر اس کے سامنے آرکا۔

وہ دونوں ہاسٹل میں ہی مل جائیں گی تمہیں۔

ابھی تم چلو میرے ساتھ۔۔۔اچھا نہی لگتا سب دیکھ رہے ہیں۔اور یہ آنسو بہانا بھی بند کر دو اب۔

خود ہی صاف کر کر لو اپنے آنسو یا پھر میں صاف کر دوں۔

سمیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

زرتشہ ڈر کر پیچھے ہٹی، میں خود کر لوں گی۔

ویری گڈ!

سمیر ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

زرتشہ چپ چاپ جیپ میں بیٹھ گئی۔

سمیر بھی مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔اور جیپ سٹارٹ کر دی۔

زرتشہ منہ دوسری طرف موڑے بیٹھی رہی۔

زرتشہ۔۔۔!

آئی ایم سوری!

زرتشہ نے چونک کر سمیر کی طرف دیکھا۔

کس بات کے لیے سوری "دی ڈان سمیر گجر؟

زرتشہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔

سمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

بہت اچھا لگتا ہے تمہارے ہونٹوں پر میرا نام، زرتشہ خان۔

کتنا اچھا لگا گا ناں!

جب زرتشہ خان سے تم مسز "دی ڈان سمیر گجر "بن جاو گی۔

زرتشہ نے چونک کر سمیر کی طرف دیکھا!

"سب کچھ مزاق لگتا ہے ناں تمہیں؟

New Era Magazine

لڑکیوں کے جزبات سے کھیلنا، تم اس طرح سے اپنی مردانگی ظاہر کرتے ہو؟

سمیر نے جیپ سڑک کے کنارے روک دی۔

نہی زرتشہ۔۔۔!

تم غلط ہو، میں لڑکیوں کے جزبات سے نہی کھیلتا۔

ان کی برداشت سے زیادہ مزاق نہی کرتا میں ان سے۔

مگر تم ان لڑکیوں میں سے نہی ہو!

تم الگ ہو، تمہارے جزبات کو سمجھنا چاہتا ہوں میں۔

تمہارے ساتھ گھر بسانا چاہتا ہوں میں۔

مردانگی یہ ہے کہ میں تمہارا ہاتھ زندگی بھر کے لیے تھام لوں۔

رہنے دو یہ بڑی بڑی باتیں!

"مجھے تمہارے ساتھ کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

میں یہاں پڑھائی کرنے آئی ہوں گھر بسانے نہی!

سمیر نے مسکراتے ہوئے جیپ سٹارٹ کر دی۔

گھر تو ایک نا ایک دن تو بسانا ہی پڑتا ہے سب کو۔

تمہیں بھی بسانا ہے!

"تو پھر میرے ساتھ کیوں نہی؟

"جیسا تم نے کہا میں نے ویسا کر ڈالا۔

New Era Magazine

"زرتشہ تمہاری خاطر اتنا بدل ڈالا خود کو، مگر تمہاری بات ابھی بھی وہی کی وہیں ہے۔

میں نے تو بس ایک بات کی تھی کہ خود کو بدل لو،اچھے انسان بنو۔

لڑکیوں کی طرح لمبے بال،اور مردوں کی طرح لمبی مونچھیں رکھے۔آدھے مرد اور آدھی عورت بن کر زندگی گزار رہے تھے تم!

سمیر کو جھٹکا سا لگا زرتشہ کی بات پر۔

چہرے پر پھر سے غصے کے آثار چھانے لگے۔

اس نے غصے سے ہاسٹل کے گیٹ کے پاس جیپ کو بریک لگائی۔

آج کے بعد یہاں سے جانے کی کوشش مت کرنا،ورنہ میں تمہارے گھر سے واپس لے آوں گا تمہیں!

اب نکلو میری جیپ سے!

سمیر ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔

زرتشہ کو شدت سے اپنی توہین کا احساس ہوا۔

جا رہی ہوں۔۔۔میں بھی کوئی مر نہیں رہی تھی تمہاری اس گھٹیا جیپ میں بیٹھنے کے لیے۔

تم نے خود ہی زبردستی بٹھایا مجھے!

سمیر نے غصے سے زرتشہ کی طرف دیکھا۔

"میری جیپ کے بارے میں کچھ مت کہنا ورنہ؟

سمیر غصے سے زرتشہ کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔

زرتشہ کی نظر اپنے پیروں کے پاس گری پانی کی بوتل پر پڑی۔

زرتشہ کو بوتل اٹھاتے دیکھ سمیر نے سر نفی میں ہلایا۔

نو۔۔۔!

مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی زرتشہ سارا پانی سمیر کے سر پر الٹ چکی تھی۔

تم اسی لائق ہو بھگتو اب!

زرتشہ غصے سے بولتی ہوئی جیپ سے نیچے اتر گئی۔

زرتشہ۔۔۔ سمیر بس اسے غصے سے پکارتا ہی رہ گیا۔

زرتشہ نہیں رکی۔

سمیر نے اپنے چہرے پر بکھرے بال چہرے سے پیچھے ہٹائے اور نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

کیسی پاگل لڑکی ہے!

سمیر نے مسکراتے ہوئے جیپ سٹارٹ کر دی۔

زرتشہ غصے سے آگ بگولہ ہوتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

نیلم اور نازیہ اس کا بیگ کھولے سارا سامان الماری میں واپس رکھنے میں مصروف تھیں۔

زرتشہ کو دیکھ کر دونوں نے ایسے چونکنے کی ایکٹنگ کی جیسے کچھ جانتی ہی نہ ہو۔

زرتشہ تم یہاں کیسے؟

نیلم جلدی سے آگے بڑھی۔

ہمیں لگا تم اپنا سوٹ کیس یہی بھول کر جا چکی ہو۔

New Era Magazine

اسی لیے ہم لوگ واپس آ گئیں۔

زرتشہ پلیز رک جاو!

مت کرو ایسا، ہمیں اس طرح چھوڑ کر مت جاو۔

نازیہ، زرتشہ کے گلے لگ کر جھوٹے آنسو بہانے لگی۔

نہی جا رہی میں!

پلیز تم چپ ہو جاو نازیہ۔۔۔!

کیا تم سچ کہہ رہی ہو، نازیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

زرتشہ نے سر ہاں میں ہلا دیا۔

"اس ہٹلر دی ڈان سمیر گجر کے ہوتے ہوئے میں یہاں سے کیسے جا سکتی ہوں۔

جینا دشوار کر رکھا ہے اس نے میرا۔

نہ جینے دیتا ہے نہ مرنے دیتا ہے!

مجھے تو یہ بات نہی سمجھ آ رہی کہ اس کو پتہ کیسے چلا کہ میں جا رہی ہوں۔

ہم سے پہلے ہی بس اسٹینڈ پر پہنچ کیسے گیا یہ؟

نیلم اور نازیہ نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کیا کہا سمیر وہاں پہنچ گیا تھا؟

نازیہ چونک کر بولی۔

ہم سمجھ رہی تھیں کہ تم اپنا سوٹ کیس بھول کر جا چکی ہو، مگر تم سمیر کے ساتھ تھی۔

New Era Magazine

کیا کہا اس نے تم سے؟

نازیہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

کہہ رہا تھا کہ اگر میں یہاں سے گئی تو میرے گھر سے واپس لے آئے گا مجھے۔

بہت تنگ کر رکھا ہے اس نے مجھے!

کس نے تنگ کر رکھا ہے؟

عافیہ کی آواز پر وہ تینوں پلٹیں۔

عافیہ جلدی سے ان کی طرف بڑھی اور باری باری ان سے ملنے لگی۔

ارے واہ کیا سرپرائز دیا ہے تم نے،ایسے اچانک بنا بتائے چلی آئی۔

ہمیں انفارم تو کر دیتی۔تمہارا اچھا سا ویلکم کرتی ہم۔

نیلم مسکراتے ہوئے بولی۔

عافیہ مسکرا دی۔اور اپنا انگوٹھی والا ہاتھ ان تینوں کے سامنے لہرایا۔

واوو۔۔۔مبارک ہو۔

تینوں مبارکباد دینے لگی عافیہ کو۔

اس کے علاوہ ایک اور بات۔۔!

صرف منگنی ہی نہی ہوئی نکاح بھی ہو گیا میرا۔۔عافیہ بلش ہوتے ہوئے بولی۔

واووو۔۔۔۔سب ایک سات ہم آواز ہو کر بولیں۔

اب تو ڈبل ٹریٹ بنتی ہے بھئی۔نیلم نے پرجوش ہو کر بولی۔

New Era Magazine

ہاں ناں ضرور۔۔۔عافیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

تو پھر ڈن!

آج ڈنر میری طرف سے!

عافیہ نے بات ختم کی۔

ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے۔پہلے ہمیں پکچرز تو دکھاو نکاح والیں۔

عافیہ ان سب کو پکچرز دکھانے میں مصروف ہو گئی۔

(جاری ہے)

نوٹ

جاتجھے معاف کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گرپھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

New Era Magazine